برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کی اردو سروس____آغاز و ارتقا

سمیرا اکبر

ABSTRACT:

In this article it has been examined the begning and evolation of BBC Urdu service. it was started in 1940 in the name of "Hindustani service" . After 1947 it was divided in Urdu and Hindi services . Its started period was known as poetry and literature. later on with changing scenario BBC Urdu has also focused on news and current affairs.BBC Urdu is prior liking of Pakistani listeners.

برٹش براڈ کاسٹنگ سروس(بی بی سی)دنیا کے معروف، معتبر، غیر جانبدار اور موثر نشریاتی اداروں میں سے ایک ہے۔بی بی سی کا قیام ایک نجی کارپوریشن کی حیثیت سے ۱۸/اکتوبر ۱۹۲۲ء کو عمل میں آیا۔۱۹۲۷ء میں اسے پبلک کارپوریشن بنا دیا گیا۔ ۱۹/دسمبر ۱۹۳۲ء کو بی بی سی کی ورلڈ سروس کا آغاز ایمپائر سروس کے نام سے کیا گیا اور ۳/جنوری ۱۹۳۸ء کو اس کی پہلی فارن سروس عربی زبان میں شروع ہوئی۔

بی بی سی کی اردو سروس دوسری عالمی جنگ عظیم کی مرہونِ منت ہے۔ دوسری جنگ عظیم کی ہولناکیاں اور تباہیاں اپنی جگہ مگر اس کی بدولت بی بی سی اور بعض دوسرے غیر ملکی نشریاتی ادارونکے وسیلے سے اردو زبان کو ایک بین الاقوامی زبان کا درجہ حاصل ہوا۔ اور اردو زبان کے ساتھ ساتھ اردو ادب اور کلچر کا دائرہ بھی برصغیر کے ان کو نوں تک پھیل گیاجہاں دوسری مقامی زبانیں رائج تھیں۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران اتحادی فوج میں شامل ہندوستانی سپاہی ، مشرقی وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں نازی فوجوں سے برسرِپیکا ر تھے۔ہندوستان کے لوگ بھی جنگ کے متعلق خبریں سننا چاہتے تھے ۔دوسرے یہ کہ برطانیہ پروپیگنڈے کی جنگ میں پیچھے جا رہا تھا۔ہندوستان میں اگرچہ آل انڈیا ریڈیو اپنی سے کوشش کر رہا تھا مگر دہلی میں برطانوی حکام کا اصرار تھا کہ اس پروپیگنڈا کا جواب براہ راست لندن سے آ نا چاہیے۔(۱)رضاعلی عابدی کے بقول:

ـــــــ’’آخر طے پایا کہ بی بی سی سے ہندوستانی زبان میں خبریں نشر کی جائیں۔مئی ۱۹۴۰ء میں بی بی سی لندن میں چھوٹا سا ہندوستانی سیکشن قائم ہو گیا۔ جس کے کرتا دھرتا لوگوں میں ہمارے زیڈ اے بخاری بھی شامل تھے جو بمبئی سے لائے گئے تھے جہاں وہ آل انڈیا ریڈیو کے مقامی اسٹیشن کے ڈائریکٹر تھے۔ــــ ـــــــــــ‘‘(۲)

بی بی سی اردو ڈاٹ کام کے مطابق ہندوستانی سروس کا آغاز ان الفاظ میں کیا گیا:

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا

لندن سے ہندوستان کی خدمت میں آداب

"with this announcement, followed by a ten minutes news bulletin, Zulifqar Ali Bukhari, who was then heading All India radio's bombay station, launched what was then BBC 's Hisdustani servce at 1520 GMT on 11 May 1940"(3)

بی بی سی کی ہندوستانی سروس کے نام کی وضاحت کرتے ہوئے سید راشد اشرف کہتے ہیں:

ــــــــــ ''برصغیر میں انگریزوں کا زمانہ تھا۔ انگریز اردو کو ہندوستانی کہا کرتے تھے۔ میرا مطلب ہے عام بول چال کی اردو کو۔ جب کوئی انگریز برطانیہ سے ہندوستان نوکری پر جاتا تو سے ہندوستانی پڑھنی پڑتی اور وہ کسی مولوی کو بلا کر اس سے ٹیوشن لیا کرتا تھا۔ اس لیے اسے یہ نام دیا گیاعام بول چال کی زبان یعنی ہندوستانی۔۔''(۴(

بی بی سی کی ہندوستانی سروس سے پہلے پہل خبریں ہفتے میں صرف دو دن سنا ئی جاتی تھیں۔ جلد پندرہ منٹ کا خبرنامہ روزانہ نشر ہونے لگا۔جسے بعد ازاں بیس منٹ کا کر دیا گیا۔نومبر ۱۹۴۱ء میں ہندوستانی نشریات کا دورانیہ پینتالیس منٹ کر دیا گیا۔

۱۹۴۷ء ۔ میں جب برصغیر کی تقسیم کے نتیجے میں پاکستان اور ہندوستان وجود میں آئے تو بی بی سی کی ہندی سروس کو بھی دو حصوں میں تقسیم کر نے کا فیصلہ کیا گیا۔ ہندوستان سروس کے سٹاف سے پوچھا گیا کہ آپ کس سروس کو اپنانا چاہیں گے۔اس کے ساتھ ہی بنگالی اور مراٹھی زبان کی نشریات کے بارے میں بھی غورو فکر کی جا نے لگی یوں یہ تقسیم۳/اپریل ۱۹۴۹ء کو اردو سروس اور ہندی سروس کی صورت میں عمل میں آئی۔

ہندوستانی سروس میں ملازم زیادہ تر مسلمانوں نے پاکستان سیکشن میں شمولیت کا فیصلہ کر لیا۔ ان میں امجد علی، اسلم ملک، نور احمد چوہان، محمد افضل اور حفیظ جاوید وغیر ہ شامل ہیں۔بنگالی اور مراٹھی سروس کے بارے میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہفتے میں چھ(۶) دن اردو سروس کے لیے مخصوص ہو ں گے اور ساتویں دن بنگالی پروگرام نشر کیے جائیں گے۔اسی طرح ہندوستانی سروس میں ہندی کے پروگرام پانچ دن، چھٹے دن بنگالی اور ساتویں دن مراٹھی پروگرام نشر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔اردو سروس میں چھ اور ہندی سروس میں پانچ افرا د کا سٹاف مقرر ہو ا۔ان تما م تیاریوں کے بعد پاکستان سیکشن کا افتتاح شاندار طریقے سے کیا گیا۔حفیظ جاوید نے ان الفاظ میں پاکستان کو خطا ب کیا:

ــــــــــ ''بی بی لندن سے پاکستان کی خدمت میں آداب۔ آج ہم پاکستان کی نئی سروس کا افتتاح کر رہے ہیں۔ آپ یہ پروگرام روزانہ اپنی گھڑیوں کے مطابق شام ۸ بجے سن سکتے ہیں۔۔۔''(۵(

اس اعلان کے بعدپاکستان کے ہائی کمشنر ابراہیم رحیم تولا کا پیغام انگریزی زبان میں اور ان کی اہلیہ کا پیغام اردو زبان میں نشر کیا گیا۔بعد ازاں اردو زبان کے بارے میں ڈاکٹر بلگرامی کا ایک فیچر سماعتوں کی نذر کیا گیا۔فیچر کے بعد لندن کے اسلامی ثقا فتی مرکز سے وزیراعظم لیاقت علی خان کے خطاب کو نشر کیا گیا۔اختتام پر پاکستان سیکشن کے سربراہ ایل وی ڈین کا پیغام نشر کیا گیا جو انہوں نے خود اردو زبان میں پیش کیا۔

بی بی سی اردو سروس کی شناختی موسیقی(Signature tune)کے بارے شفیع نقی جامعی کا کہنا ہے:

''۔ پاکستان کے قومی ترانے کی دھن کے لیے مقابلے کا اعلان کیا گیا تو بی بی سی بنگالی سیکشن کے نذیرا حمد صاحب نے بھی ایک دھن تیا ر کی یہ دھن مقابلہ تو نہ جیت سکی لیکن اس وقت مشرقی پاکستان میں اس دھن کو اپنی قومی ترانے کے طور پر بجا یا جانے لگا۔اس دھن کو مشہور زمانہ سر میلکم سر جن نے تر تیب دیا تھااور بی بی سی نے اسے اردو سیکشن کی شناختی دھن بنا دیا۔''(۶(

پاکستان کے قیام کے بعد اس آزاد مملکت کو ہر شعبہ ہا ئے زندگی میں قابل ، ہنر مند اور تربیت یافتہ افراد کی ضرورت تھی۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے پاکستان کے نوجوان بڑی تعدا د میں برطانیہ میں تعلیم و تربیت کی غرض سے آئی۔ ان نوجوانوں میں ڈاکٹر اجمل ، اعجاز بٹالوی، منیب الرحمن، عطیہ حبیب اللہ ، عبد الرحیم شیخ، وقار احمد اور ضیا محی الدین شامل تھے۔بی بی سی کی اردو سروس اردو کے ان شاعروں اور ادیبوں کا قبلہ اول تھا جو اپنی بے سرو سا مانی کے ہمراہ لندن میں وارد ہوتے رہے۔قرۃ العین حیدر سے لے کر ساقی فاروقی تک برطانیہ میں آباد شاید ہی اردو کا کوئی ادیب اور شاعر ہو جس نے اس زمانے میں بی بی سی اردو سروس میں کام نہ کیا ہو۔بی بی سی اردو کے سٹا ف میں بھی اس وقت راز مراد آبادی، حفیظ جاوید ، یاور عباس اور نور احمد چوہان جیسے ذہین اور باصلاحیت افراد موجو د تھے۔ان لوگوں نے بے شمار لازوال اور معروف پروگرام ترتیب دئیے۔بی بی سی کے اس دور کو ۔۔۔شعر و ادب اور فن کا دور کہا جا تا ہے۔

بی بی سی کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ برطانیہ کی تہذیب و ثقافت کا پرچا ر کیا جائے۔انگریزی تہذیب و تمدن کی سب سے اچھی عکاسی انگلش ڈرامہ میں ملتی ہے چنانچہ اس دور میں ڈرامہ پر بہت زور دیا گیا۔اس دور میں بی بی سی کی اردو سروس سے کئی انگریزی ڈراموں کا اردو ترجمہ نشر کیا گیا۔ ہفتے میں ایک ڈرامے کا ترجمہ ضرور نشر کیا جاتا تھا۔یہ ڈرامے یاور عباس پیش کر تے تھے۔ وقت کی کمی کے باعث ڈرامہ اقساط میں پیش کیا جاتا تھا یا ڈرامے سے اقتباسات پیش کیے جاتے تھے۔ اس دور میں شیکسپیر کے تمام معروف ڈراموں کا اردو ترجمہ نشر کیا گیا۔ ڈرامے کے حوالے سے بی بی سی کے ترجمہ نگاروں میں حفیظ احمد جاوید، صدیق احمد صدیقی اور ڈاکٹر اجمل جیسے معروف نا بغہ روزگار شامل تھے۔

بی بی سی اردو کے ابتدائی دور میں ایک پروگرام ۔''مکتوب لندن ''کے نام سے پیش کیا جاتا تھا۔یہ پروگرام صدیق احمد صدیقی پیش کرتے تھے۔اس میں برطانیہ کے سیاسی اور ثقافتی حالات پر طنزیہ اور مزاحیہ تبصرہ کیا جا تا تھا۔ بی بی سی کے تقسیم کے بعد بی بی سی نے زبان کے حوالے سے اخباروں میں ایک ہینڈ آئوٹ بھیجا جس کا متن کچھ یوں تھا:

"it is not intended to introduce any fundamental change with the regard to the language of the transmition for India and Pakistan"(7)

ابتدا میں دونوں سیکشنوں کی آواز میں کو ئی خا ص فرق نہ تھادو سیکشنوں میں کام کرنے افراد بھی ایک دوسرے کے پروگراموں میں شرکت کرتے رہتے تھے۔ آہستہ آہستہ ہندی سیکشن میں زیادہ

مشکل ہندی استعمال کی جانے لگی اور اردو سیکشن کی زبان بھی مشکل ہوتی گئی اور اردو سیکشن کی اردو بھی مشکل ہوتی گئی ۔ا س وقت ایسٹرن سروس(Eastern Service)کے نائب سربراہ نے ایک تجویز پیش کی کہ:

''۔ چونکہ اردو زبان ہندوستان اور پاکستان دونوں میں سمجھی اور بولی جا تی ہے اس لیے منا سب ہو گا کہ اردو نشر یات کا وقت بڑھا دیا جائے۔۔''(۸(

اس تجویز پر ہنگامہ کھڑ ا ہو گیا۔انڈین پروگرام آرگنائزر جان لٹن اور دہلی میں بی بی سی کے نمائندے دونوں نے اس تجویز کو رد کر دیا۔اس ساری صورتحال پر یاور عباس نے ۱۹۵۵ء میں ایک خاکہ پیش کیا گیا جس میں زبان کے اس تنازع کو نہایت ذہانت سے طنزیہ و مزاحیہ انداز میں پیش کیا گیا۔ معروف شاعرہ سحاب قزلباش بھی اسی دور میں بی بی سی کی اردو سروس سے وابستہ ہوئیں۔انہوں نے خواتین کا پروگرام شروع کیا۔بی بی سی کے معروف پروگراموں میں سے ایک پروگرام'' ۔ مانیے نہ مانیے'' تھا اس پروگرام میں انوکھی مگر سچی باتوں اور واقعا ت کو مزاحیہ انداز میں پیش کیا جاتا تھا۔خالد ظفر قادری بچوں کا پروگرام کرتے تھے وہ پروگرام بہت مقبول ہوا جس کا ثبوت اس پروگرام میں آنے والے ہزاروں خطوط تھے۔

بی بی سی میں نامور ادیب ، شاعروں اور صحافیوں کی آمدو رفت ہو تی رہی۱۹۵۹ء وقار احمد اور ان کی اہلیہ تعلیم سے فارغ ہو کر پاکستان گئے تو ان کی جگہ اطہر علی بی بی سی اردو سے وابستہ ہو گئے۔ اطہر علی وہ پہلے شخص تھے جو ادب یا شاعری کی دنیا سے نہیں آئے تھے ،وہ صحافت سے تعلق رکھتے تھے ۔ان کی آمد سے بی بی سی اردو کے ادبی ماحول میں صحافت کی چا شنی بھی شامل ہو گئی۔انہوں نے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے نمایاں تارکینِ وطن کے انٹرویو کا سلسلہ شروع کیا۔اس طرح کھیلوں کے پروگرام، کرکٹ اور ہاکی کے میچوں کی کمنٹری اور کھیلوں پر تبصرے بھی انہی کی دین ہیں۔

بیسویں صدی کی چھٹی دہائی کے اختتام پر بی بی سی کا مزاج تبدیل ہو نا شروع ہو گیا۔علم و ادب کے ساتھ ساتھ صحافت اور حالا ت حاضرہ بھی بی بی سی اردو کے پروگراموں میں شامل ہو نے لگے۔بی بی سی کا مشہور زمانہ پروگرام ۔''سیربین''(1969)بھی اسی دور میں شروع ہوااور اب تک کامیابی سے جاری و ساری ہے۔اس پروگرام میں کے لیے بی بی سی کے نامہ نگاروں کی رپورٹس بنیادی مواد فراہم کرتی ہیں۔علاوہ ازیں نامور شخصیات کے انٹرویوز بھی اس پروگرام میں شامل کیے گئے۔بی بی سی کے ایک ور معروف پروگرام ''جہاں نما'' کا آغاز بھی اسی عرصے میں ہوا۔ بقول راشد اشرف:

۔'' اپریل ۱۹۶۹ ء میں اس پروگرام کی داغ بیل پڑی۔ آصف جیلانی نے اس کی شناختی موسیقی چنی اس کا نام رکھا اور دو ماہ تک سے پیش بھی کرتے رہے ۔ جون میں جب میں مشرقی پاکستان سے واپس آیا تو یہ پروگرام میرے سپرد کر دیا گیا۔''(۹(

اس پروگرام میں کچھ مواد تو نامہ نگاروں کے مراسلوں سے لیا جاتا تھا ۔ باقی وقت میں حالات و واقعات کا پس منظر پیش کیا جاتا اور ہفتے کی اہم شخصیت کا ذکر ہوتا۔سائنسی ایجادات و معلو مات پے مبنی ''سائنس کلب'' بھی اسی دور کی پیداوار ہے ا س پروگرام کے سرپرست پروفیسر عبد السلام

تھے۔اسی دور میں بچوں کا معروف پروگرام '' شاہین کلب'' شروع کیا گیا۔ فیض احمد فیص کی صاحبزادی سلیمہ ہاشمی اس پروگرام سے وابستہ تھی۔ اس پروگرام نے بی بی سی کے سامعین کو تفریح اور معلومات فراہم کیں اور سدھو بھائی جیسا زندہ و جاوید کردار دیا ۔ اس کردار نے اردو دنیا میں بے پناہ مقبولیت پائی۔ اس کی مقبولیت کے بارے میں رضا علی عابدی جو ۱۹۹۶ء میں اپنے پروگرام''ریل کہانی'' کی ریکارڈنگ کے لیے کوئٹہ سے بولان ایکسپریس میں بیٹھے تو لوگوں کو معلو م ہو گیا کہ کہ بی بی سی کے مقبول پروگرام ''شاہین کلب'' کے پروڈیوسر رضا علی عابدی اس ٹرین مینمو جود ہیں ۔ اس کے بعد کی صورتحال کو رضاعلی عابدی یو ں تحریر کرتے ہیں:

''ذرا سی دیر میں میرے کمپارٹمنٹ کے آگے نوجوانوں کا مجمع لگ گیامیں کھڑکی میں بیٹھا تھا سا را مجمع پلیٹ فارم پر کھڑا تھا اور ذرا سوچیے کہ یہ مجمع مجھ سے شاہین کلب کے ہر دل عزیر کردار سدھو بھائی کے انتقال پر اظہارِ تعزیت کر رہا تھا۔ اور سب کا ایک ہی سوال تھا کہ بتائیے حقیقی زندگی میں سدھو بھائی کیسے تھے۔''(۱۰(

اس پروگرام کا ایک او ر معروف کردارسلطانہ باجی کا تھا۔ جو سحاب قزلباش کی آواز سے مزین تھا۔ اس پروگرام نے بچوں کی گانے کی روایت بھی ڈالی۔پاکستان کے معروف گلوکار بہن بھائی نازیہ حسن اور زوہیب حسن جب برطانیہ گئے تو اس پروگرام سے وابستہ ہو گئےمصلح الدین اور ان کی اہلیہ ناہید نیازی بھی بچوں کے نغمے گانے لگے۔پاکستان کے معروف موسیقار سہیل رعنا جب بھی لندن جاتے تو شاہین کلب میں ضرور شرکت کرتے۔اس پروگرام نے مختلف انعامی مقابلے بھی منعقد کرائے جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔اس پروگرام سے کئی کتب بھی شائع کی گئیں۔ ''پیاری ماں''، ''میری امی''، ''چمپا'' اور'' مُن مُن'' اسی پروگرام کے مختلف مقابلوں سے منتخب کہانیوں کے مجمو عے ہیں۔یہ پروگرام ۱۹۸۶ ء تک کامیابی سے سماعتوں کی نذر ہو تا رہا۔

۱۹۷۱ء کے بعد پاکستان کے سامعین میں بی بی سی نے اپنی خاص جگہ بنا لی۔ اس دور میں بی بی سی کے پروگرام ''سیربین''کو غیر معمولی شہرت ملی۔اس دور میں ایک اور سائنسی پروگرام '' نئے افق'' نشر کیا گیاجس کی پیشکش حسن ذکی کاظمی کے سپرد تھی۔اطہر علی نے کھیلو ں کے پروگرام پیش کیے انہوں نے کئی انعامی مقابلے بھی منعقد کرائے اور تحفے میں کھلاڑیوں کے دستخط شدہ بیٹ سامعین کو دئیے گئے۔اسی دور میں ثقافتی پروگرام''سب رس'' کے نام سے شروع ہوا۔اس پروگرام میں نامور شعرا اور ادیبوں کے انٹرویو نشر کیے جاتے تھے۔ اسی دوران رضا علی عابدی کا معروف پروگرام ''کتب خانہ'' شروع ہوا۔ اس پروگرام میں لندن کی لائبریریوں میں مو جود اردو کتابوں کا احوال بیان کیا جا تا تھا ۔ہر پروگرام میں ایک کتاب کا تعا ر ف پیش کیا جا تا تھارضا علی عابدی ''کتب خانہ'' کے بارے میں لکھتے ہیں:

''کتب خانہ کے دوسرے صداکاروں میں یاور عباس، نعمان الحق، سلیمہ ہاشمی، منصور معجز اور راشد اشرف شامل بھی تھے۔اس کے آخری پروگرام میں ابن انشا مرحوم خود شریک تھے۔وہ علاج کے لیے لندن آئے ہو ئے تھے اور یہ ان کی زندگی کے آخری دن تھے۔بے شمار لوگوں میں ان گنت مسکراہٹیں بانٹیں، تب رخصت ہوئے''(۱۱(

یہ پروگرام بھی سامعین میں بہت مقبول ہوا ۔جب یہ پروگرام ختم کیا گیا تو خطوط کا ریلا آ گیا۔ جس میں اس پروگرام کو دوبارہ شروع کرنے کی درخواست کی گئی۔ستر کی دہائی کے بعد پاکستان میں بی بی سی ریڈیو کی مقبولیت میں اتنا اضافہ ہوا کہ یہ ادارہ یہاں کی حکومت کو استقامت بھی بخش سکتا تھا اور متزلزل بھی کر سکتا تھا۔اس دور میں مارشل لا کی وجہ سے پاکستان کے نشریاتی اداروں پر پابندیاں عائد تھی۔ اس صورتحال میں لوگ خبروں کے لیے بی بی سی اردو پر انحصار کرتے تھے۔

نوے کی دہائی میں خلیجی جنگوں اور دنیا کی مجموعی صورتحال کے پیشِ نظر تمام نشریاتی اداروں نے خبروں اور حالاتِ حاضرہ پر بہت زیادہ توجہ دینی شروع کر دی۔اس کا پرتو بی بی سی کی اردو سروس پر بھی پڑا۔آصف جہاں کا کہنا ہے کہ:

''۱۹۹۰ء کے بعد بی بی سی نے عمداً خبروں پر زیادہ زور دینے کی حکمت عملی اختیار کی۔ یہ بہت بڑی تبدیلی تھی اس کی وجہ سے اچھے اچھے پروگراموں کی قربانی دینی پڑی۔''(۱۲)

اس دور میں بی بی سی کی زبان و بیان میں بڑا فرق آیا۔ایک عرصے تک یہ سمجھا جا تا تھا کہ بی بی سی اہلِ زبان کو مرکز ہے۔ بعد ازاں سامعین سے اپنائیت کے اظہار کے لیے پاکستان کے مختلف علاقوں اور زبانوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو بی بی سی میں رکھا گیا۔اس سلسلے میں رضا علی عابدی کہتے ہیں :

''لب و لہجہ والی بات میں دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ مزاج صرف زبانوں اور لینگوئج سروسز کا نہیں ہے پورے بی بی سی کا من حیث القوم مزاج بدل رہا تھابی بی سی کی انگریزی کے بارے میں مشہور تھا کہ آکسفورڈ اور کیمبرج کے بعد بی بی سی کی انگریزی ہو تی ہےبی بی سی کے نیوز ریڈر پر لازم تھا کہ وہ تھری پیس سوٹ اور نکٹائی پہن کر مائیکرو فون پر بیٹھے ۔ اس کے بعد کیا ہوا کہ بی بی سی کی مشہور و معروف انگریزی ترک ہو گئی اور انگریزی کے کئی لہجے آگئے''(۱۳)

بعد ازاں ٹیکنا لوجی بد لتی رہی اور بی بی سی ایک آواز سے بدل کر علاقائی ہو تا گیا۔۱۹۹۰ ء کے بعد بی بی سی سے معروف پروگرام جہان نما، سویرے سویرے (مارننگ شو)، سب رس وغیرہ پیش کیے جارہے تھے لیکن بقول شاہد ملک:

''ان سب پروگراموں کی حیثیت سائیڈ ڈش کی سی تھی۔ میں ڈش یعنی قورمہ اور بریانی نیوز اور کرنٹ افیئرز پروگرام ہی تھے۔ خاص طور پر سیر بین۔''(۱۴)

بی بی سی اردو سروس کی ویب سائٹ(http://www.bbc.com/urdu)کا آغاز ۲۰۰۲ء میں ہوا۔ اس ویب سائٹ پر تازہ ترین خبرینکے علاوہ فیچر، تجزیے، تصاویر اور تازہ ترین ویڈیوز بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔بی بی سی اردو کی ویب سائٹ خبروں اور حالات حاضرہ کے حوالے سے انعام یافتہ او ر اردو زبان کی سب سے بڑی ویب سائٹ ہے۔

بی بی سی عالمی سروس کا شعبہ اردو نشریاتی ایسے اداروں میں سرفہرست ہے جو تقریباً ستر سال سے برصغیر پاک و ہند کے علاوہ خلیجی ممالک اور مشرقی وسطیٰ میں آباد ہندوستانی اور پاکستانی نژاد لوگوں کے درمیا ن اردو کو فروغ دینے کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔ علاوہ ازینبی بی سی اردو سر وس نے برصغیر پا ک و ہند میں اردو زبا ن کے دائرے کو وسیع کرنے کے ساتھ ساتھ خو د برطانیہ کی

تہذیبی اور ثقافتی زندگی میں اردو زبان اورکلچر کی آب و تاب قائم رکھنے مینبھی بھرپور اور نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

حوالہ جات:

)۱(	عبید صدیقی، ’’بی بی سی کی اردو نشریات‘‘، مشمولہ اردو کی نئی بستیاں ازگوپی چند نارنگ، لا ہو ر: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۸ء، ص ۸۶

)۲(	رضا علی عابدی، ریڈیو کے دن، لاہور :سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۲ء، ص۷

(3) http://www.bbc.com/urdu/aboutus

)۴(	بی بی سی اردو سروس کے باسٹھ سال، قسط اوّل، تاریخ نشر ۴/مارچ۲۰۱۲ء، ترتیب و پیش کش، شفیع نقی جامعی

)۵(	ایضاً

)۶(	ایضاً

)۷(	ایضاً

)۸(	ایضاً

)۹(	بی بی سی اردو سروس کے باسٹھ سال، قسط سوم، تاریخ نشر ۶/مارچ۲۰۱۲ء، ترتیب و پیش کش، شفیع نقی جامعی

)۱۰(	رضا علی عابدی ، ریڈیو کے دن، ص ۵۹

)۱۱(	ایضاً، ص ۲۹

)۱۲(	بی بی سی اردو سروس کے باسٹھ سال، قسط ہفتم، تاریخ نشر ۸/مارچ۲۰۱۲ء، ترتیب و پیش کش، شفیع نقی جامعی

)۱۳(	بی بی سی اردو سروس کے باسٹھ سال، قسط ششم، تاریخ نشر ۹/مارچ۲۰۱۲ء، ترتیب و پیش کش، شفیع نقی جامعی

)۱۴(	ایضاً

/....../